الخصائص الكبرى

أو

كفاية الطالب اللبيب في خصائص الحبيب

تأليف

الحافظ جلال الدين عبد الرحمن أبي بكر السيوطي

٨٤٩ - ٩١١ هـ

تحقيق

الدكتور محمد خليل هراس

المدرس بكلية أصول الدين بجامعة الأزهر

الجزء الثالث

الناشر

دار الكتب الحديثة

١٤ شارع الجمهورية بعابدين

تليفون ٩١٦١٠٧

وأخرج ابن أبى الدنيا والبيهقى عن حبيب أنه ناهض يوما حصنا فقال : لا حول ولا قوة إلا بالله وقالها المسلمون فانصدع الحصن .

وأخرج أبو نعيم عن أنس : أن أبا طلحة خرج فى غزوة فركب فى البحر فمات فلم يجدوا له جزيرة يدفنونه فيها إلا بعد سبعة أيام فلم يتغير فدفنوه فيها .

وأخرج ابن أبى الدنيا والبيهقى من طريق الليث عن ابن عجلان أن سعد ابن أبى وقاص تزوج امرأة من بنى عذرة فأتاها يوما فإذا حية على الفراش فقالت : ترى هذا ؟ فإنه كان يتبعنى إذ كنت فى أهلى فقال له سعد ألا تسمع ؟ إن هذه امرأتى تزوجتها بمالى وأحلها الله تعالى لى ولم يحل لك منها شىء فاذهب فإنك إن عدت قتلتك فانساب [1] حتى خرج من باب البيت فلم يعد إليه بعد ذلك .

وأخرج البيهقى من طريق عائشة بنت أنس بن مالك عن أمها الربيع بنت معوذ بن عفراء قالت : بينا أنا قائلة قد ألقيت على ملحفة لى إذ فافأجانى أسود يعالجنى [2] عن نفسى قالت فبينما هو يعالجنى أقبلت صحيفة من ورق صفراء تهوى من السماء حتى وقعت عنده فقرأها فإذا فيها : بسم الله الرحمن الرحيم من رب لكين إلى لكين أما بعد فدع أمتى بنت عبدى الصالح فإنى لم أجعل لك عليها سبيلا ، قالت : فانتهرنى بقرصة وقال أولى لك فما زالت القرصة فيها حتى لقيت الله [3] .

---

(١) يعنى جرى كما ينساب الماء أى يجرى بسرعة .

(٢) يعنى يداعبها ويتناول منها ما يكون بين الرجل والمرأة ، ويريد أن يغلبها على نفسها ليجامعها .

(٣) هذه الحكاية والتى بعدها تشبه ما نسمعه كثيرا من أن فلانة بنت فلان عليها عفريت أو أنه هم بها ليواقعها أو أنه واقعها فعلا وحملت منه وهى حكايات =

وأخرج ابن أبي الدنيا والبيهقي من وجه آخر عن أنس بن مالك قال : كانت ابنة عفراء مستلقية على فراشها فما شعرت إلا بزنجي قد وثب على صدرها ووضع يده في حلقها فإذا صحيفة صفراء تهوى بين السماء والأرض حتى وقعت على صدري فأخذها الزنجي فقرأها ، فإذا فيها : من رب لكين إلى لكين اجتنب ابنة العبد الصالح فإنه لا سبيل لك عليها ، فقام وأرسل يده من حلقي وضرب بيده على ركبتي فاسودت حتى صارت مثل رأس الشاة .

وأخرج ابن أبي الدنيا والبيهقي عن يحيى بن سعيد قال : لما حضرت عمرة بنت عبد الرحمن الوفاة اجتمع عندها ناس من التابعين ، مثل عروة والقاسم إذ سمعوا نقيضا من السقف فإذا ثعبان أسود قد سقط كأنه جذع عظيم فأقبل يهوى نحوها إذ سقط رق أبيض فيه مكتوب : بسم الله الرحمن الرحيم من رب كعب إلى كعب ليس لك على بنات الصالحين سبيل ، فلما نظر إلى الكتاب سما حتى خرج من حيث نزل .

وأخرج أبو نعيم عن طلق قال : كنت عند ابن عباس وهو جالس عند زمزم إذ أقبلت حية فطافت حول الكعبة أسبوعا ثم أتت المقام فصلت ركعتين فأرسل إليها ابن عباس : إن الله تعالى قد قضى نسكك : وإن لنا أعبدا ما نأمنهم

= لا يكاد يصدقها العقل أو تطمئن إليها الفكرة كما يبعد جدا أن ينزل كتاب من عند الله على جني داعر ليحجزه عن مواقعة مؤمنة والله قادر أن يصرف كيده عنها من غير أن ينزل عليه كتاب ، وكانت هي أيضا تستطيع مقاومته بتلاوة آية الكرسي والمعوذتين وبالدعاء الذي دعا به الرسول صلى الله عليه وسلم ليلة كادته الشياطين . وهو « أعوذ بكلمات الله التامات التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر من شر ما خلق وذرأ وبرأ ومن شر ما يلج في الأرض ومن شر ما يخرج منها ومن شر ما ينزل من السماء ومن شر ما يعرج فيها ومن طوارق الليل والنهار إلا طارقا يطرق بخير يا رحمن »

عليك فتكومت ثم ظعنت فى السماء[١] .

وأخرج أبو نعيم عن عطاء بن أبى رباح قال : بينا عبدالله بن عمرو فى المسجد الحرام إذ بصر حية رقطاء[٢] جاءت حتى طافت بالبيت سبعاً ثم أتت المقام كأنها تصلى فجاء عبد الله بن عمرو حتى قام عليها فقال : ياهذه لعلك أن تكونى قد قضيت نسكا وإنى لا آمن عليك سفهاء بلادنا ، فتطوقت ثم ذهبت فى السماء .

باب

آية مستمرة من عهد النبى صلى الله عليه وسلم إلى الآن

أخرج أبو نعيم عن ابن عمر قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « ما قبل حج امرىء إلا رفع حصاه »[٣] .

وأخرج أبو نعيم والبيهقى فى (سننه) عن أبى سعيد الخدرى قال : سألت

---

(١) كذلك لا يعقل أن تجىء حية فتطوف بالكعبة على مرآى من الناس ثم يتركوها دون أن يواثبوها ثم يفطن ابن عباس وابن عمرو إلى حقيقة أمرها وهى من الجن فيطلبا إليها أن تنصرف قبل أن يسفه عليها بعض من لا يعرف حقيقتها فهل يعجز الجنى أن يأتى على صورة غير صورة الحية كصورة إنسان مثلا فيطوف بالبيت ويصلى وهل من الضرورى أن يكون على شكل حية ؟ ولكن الشيخ السيوطى مولع بأخبار الحيات .

(٢) الحية الرقطاء هى التى يخالط سوادها بياض .

(٣) ولكن من لم يقبل حجه بالنسبة إلى من قبل حجه كثيرا جدا لاسيما فى الأزمان المتأخرة حين صار الحج رياء وسمعة أو سياحة نزهة أو ربحا وتجارة ومع ذلك فالظاهرة موجودة فنفوض علم ذلك إلى الله عز وجل ونسأله أن يعصمنا من الزلل فى القول والعمل وأن يلهمنا رشدنا ويسددنا على طريق الحق وهو نعم المولى ونعم النصير .

رسول الله صلى الله عليه وسلم عن حصى الجمار فقال : « ما تقبل منه رفع ولولا ذلك لرأيتها مثل الجبال » .

وأخرج أبو نعيم والبيهقى فى (سننه) عن ابن عباس : أنه سئل عن حصى الجمار يرمى وهو كما ترى فقال : إنه ما تقبل من الجمار رفع ولولا ذلك لكان مثل ثبير .

وأخرج البيهقى فى (سننه) عن ابن عباس قال : وكل الله به ملك ما تقبل منه رفع وما لم يتقبل ترك . وقال أبو نعيم هذه آية بينة تشهد بصحة نبوة نبينا صلى الله عليه وسلم فى إيجاب شريعته لحج البيت .

* * *

تم بحمد الله وحسن توفيقه طبع الجزء الثالث من كتاب « الخصائص الكبرى » وبهذا ينتهى طبع الكتاب .

وكان الفراغ من طبعه فى غرة رمضان سنة ١٣٨٦ الموافق ٢ من ديسمبر سنة ١٩٦٧ بمطبعة المدنى .

وصلى الله وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين ؟

الخصائص الکبریٰ

جلد دوم



مصنف

علامہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تدوین

مولانا عبدالاحد قادری

ممتاز اکیڈمی لاہور

الخصائص الکبریٰ

مصنّف

علامہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تدوین مولانا عبدالاحد قادری

جلد دوم

ممتاز اکیڈمی

فضل الٰہی مارکیٹ چوک اُردو بازار لاہور

1

نام کتاب: الخصائص الکبریٰ (جلد دوم)

مصنف: حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب وتدوین: مولانا محمد عبدالاحد قادری

پروف ریڈنگ: محمد فاروق صدیقی

صفحات: 576

ہدیہ:

بااہتمام شکیل ممتاز

ناشر: ممتاز اکیڈمی۔ فضل الٰہی مارکیٹ

چوک اردو بازار لاہور

فون نمبر: 7223506-7230718

نوٹ

قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ، معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دور کیا جائے۔ شکریہ!

(ادارہ)

ان کے چچا سے روایت ہے۔ دونوں نے کہا کہ ہم دونوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف جہجاہ غفاری آیا اوراس نے ان کے ہاتھ عصا لے کراپنے گھٹنے پر رکھ کر توڑ ڈالا لوگ اس پر چلائے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے گھٹنے میں مرض کیا اور پھر ایک سال بھی نہیں گزرا کہ وہ غفاری مر گیا۔

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے اچانک جہجاہ غفاری اٹھ کر ان کی طرف آیا اور ان کے ہاتھ سے عصا لے کر اسے اپنے گھٹنے پر رکھ کر توڑ ڈالا تو اس کے گھٹنے میں آکلہ پیدا ہو گیا۔

﴿ابن سعد﴾

اجتماعی دعا قبول ہوتی ہے:

حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ ایک لشکر پر امیر تھے جب وہ دشمن کے مقابل ہوئے تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جب کوئی مجمع ہو کر دعا مانگی جاتی ہے اور لوگ آمین آمین کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو ضرور قبول فرماتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور یہ دعا مانگی ''اَللّٰھُمَّ اَحْقِنْ دِمَآءَ نَا وَاجْعَلْ اُجُوْرَنَا اُجُوْرَ الشُّھَدَاءِ'' اسی اثنا میں کہ وہ مقابلے میں تھے اچانک دشمن کا سردار اترا اور وہ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کے خیمے میں داخل ہو گیا۔

حضرت حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن قلعہ پر حملہ کیا اور **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** کا نعرہ لگایا اور مسلمانوں نے بھی یہی نعرہ لگایا تو قلعہ پھٹ گیا۔

﴿ابن ابی الدنیا، بیہقی﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ایک جہاد میں گئے اور کشتی میں سوار ہوئے ... یا میں ہی فوت ہو گئے اور مسلمانوں کو کوئی ایسا جزیرہ نہ ملا جہاں انہیں دفن کرتے مگر سات دن کے بعد جزیرہ ملا۔ اس عرصہ میں ان کا جسد کچھ بھی متغیر نہ ہوا اور ان کو ان جگہ دفن کر دیا گیا۔

﴿ابونعیم﴾

سانپ کا اطاعت کرنا:

لیث رحمۃ اللہ علیہ، ابن عجلان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بنی عذرہ کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ ایک دن وہ اس کے پاس آئے تو بستر پر سانپ کو دیکھا۔ اس عورت نے کہا اسے آپ دیکھ رہے ہیں جب سے کہ میں اپنے گھر تھی یہ میرا پیچھا کر رہا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس سانپ سے کہا خبردار ہو کر سن لے یہ میری بیوی ہے میں نے اس سے مالی مہر کے عوض نکاح کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے حلال کیا ہے اور تیرے لیے اس میں سے کچھ حلال نہیں کیا ہے لہٰذا تو چلا جا اب اگر تو پھر آیا تو میں تجھے مار ڈالوں گا تو وہ سانپ رینگنے لگا یہاں تک کہ گھر کے دروازے کے باہر نکل گیا اس کے بعد وہ پھر نہ آیا۔

﴿ابن سعد، بیہقی﴾

ائشہ بنت انس بن مالک رضی اللہ عنہا ان کی والدہ نے ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے

روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں دوپہر کا قیلولہ کر رہی تھی اور میں نے اوپر لحاف ڈال رکھا تھا۔ اچانک ایک (سانپ) میرے پاس آیا اور وہ مجھ سے لپٹنے لگا اسی اثنا میں کہ وہ مجھ سے لپٹ رہا تھا زرد ورق کا ایک صحیفہ میرے روبرو آسمان سے اترا یہاں تک کہ وہ میرے قریب آگرا۔ میں نے اسے کھول کر پڑھا تو اس میں لکھا دیکھا: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ رَّبِّ لُکَیْنِ اِلٰی لُکَیْنِ اَمَّابَعْدُ فَدَعْ اُمَّتِیْ بِنْتَ عَبْدِیَ الصَّالِحِ فَاِنِّیْ لَمْ اَجْعَلْ لَّکَ عَلَیْهِمَا سَبِیْلًا" انہوں نے کہا پھر اس اسود (سانپ) نے میری چٹکی لی اور کہا تم اسی کے لائق ہو تو اس چٹکی کا نشان ان کے جسم میں برابر رہا۔

﴿بیہقی﴾

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے دوسری سند کے ساتھ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ عفرا کی بیٹی اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھی انہیں شعور نہ ہوا کہ ایک زنجی کود کر ان کے سینہ پر جا بیٹھا اور اپنا ہاتھ ان کی گردن پر رکھ دیا۔ اچانک زرد رنگ کا صحیفہ زمین و آسمان کے درمیان سے اتراء بنت عفراء رضی اللہ عنہا نے کہا یہاں تک کہ وہ صحیفہ میرے سینہ پر آگرا اور اسے زنجی نے لے لیا، پھر اس نے پڑھا تو لکھا تھا'' مِنْ رَّبِّ لُکَیْنِ اِلٰی لُکَیْنِ اِجْتَنِبْ اِبْنَةَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ فَاِنَّه' لَا سَبِیْلَ لَکَ عَلَیْهِمَا '' اور وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اپنا ہاتھ میرے حلق سے کھینچ لیا اور میرے گھٹنے پر اپنا ہاتھ مارا اور جگہ سیاہ ہوگئی حتیٰ کہ وہ بکری کے سر کی مانند ہوگیا۔

یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا کی وفات کا وقت آیا تو ان کے پاس تابعین میں سے بکثرت لوگ جمع ہوگئے جن میں عروہ اور وہ گرا گویا کہ کھجور کا بڑا تنہ ہے وہ اٹھ کر کی طرف آیا اچانک ایک سفید ورق گرا جس میں لکھا تھا'' بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. رَبِّ کَعْبٍ اِلٰی کَعْبٍ لَیْسَ لَکَ عَلٰی بَنَاتِ الصَّالِحِیْنَ سَبِیْلٌ '' جب اس نے اس صحیفہ کی طرف نظر کی تو وہ بلند ہوا یہاں تک کہ وہ جہاں سے اترا تھا وہیں چلا گیا۔

﴿ابن ابی الدنیا، بیہقی﴾

سانپ کا طواف کعبہ:

طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور وہ زمزم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک سانپ سامنے آیا اور اس نے کعبہ کے گرد سات چکر لگائے پھر وہ مقام ابراہیم علیہ السلام پر آیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف کہلوایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری عبادت کو پورا کر دیا اور ہمیں بھی یہی سزاوار ہے کہ عبادت کریں۔ ہوشیار رہو۔ ہمیں تمہارے اوپر لوگوں کی طرف سے خطرہ ہے کہ کہیں وہ تمہیں گزند نہ پہنچائیں پھر وہ کوہان کی مانند آسمان کی طرف اٹھ گیا۔

﴿ابونعیم﴾

عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن عمرو رضی اللہ عنہ مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک کوڑیالہ سانپ نمودار ہوا۔ اس نے آکر خانہ کعبہ کے سات چکر لگائے پھر وہ مقام

ابراہیم علیہ السلام پر آیا گویا کہ اس نے نماز پڑھی، پھر حضرت عبدالرحمن بن عمرو رضی اللہ عنہ آئے اور اس کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا اے شخص! شاید کہ تم نے اپنی عبادت ختم کر لی ہے اور میں اپنے شہر کے کم عقلوں کی طرف تجھ پر بے خوف نہیں ہوں پھر وہ لپٹا اور آسمان میں چلا گیا۔

﴿ابونعیم﴾

وہ نشانیاں جو زمانہ نبوت سے تادم تحریر موجود ہیں

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کا حج مقبول ہوتا ہے اس کی کنکریاں اٹھالی جاتی ہیں۔

﴿ابونعیم﴾

حج کی مقبولیت:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رمی جمار کی کنکریوں کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا جو کنکریاں اس سے مقبول ہوتی ہیں وہ اٹھالی جاتی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو تم وہاں پہاڑ کی مانند یقیناً کنکریاں پڑی دیکھتے۔

﴿ابونعیم، بیہقی﴾

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے کسی نے رمی جمار کی کنکریوں کی بابت دریافت کیا کہ وہ ویسی ہیں جیسے کہ آپ نے دیکھا ہے؟ اس پر انہوں نے فرمایا جو کنکری مقبول ہوتی ہے اسے اٹھالیا جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یقیناً کوہ شبیر کی مانند ہو جائیں۔

﴿ابونعیم، بیہقی﴾

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کنکری کے ساتھ فرشتہ مقرر کیا ہے جو کنکری مقبول ہوتی ہے وہ اٹھالی جاتی ہے اور جو کنکری نامقبول ہوتی ہے وہ پڑی رہ جاتی ہے۔

﴿بیہقی﴾

ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ نشانی ظاہر و بین ہے جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی گواہی دیتی ہے کہ آپ کی شریعت نے حج بیت اللہ کو واجب فرمایا ہے۔

☆☆☆☆☆

محمد عبدالاحد قادری

گوگڑاں، تحصیل و ضلع لودھراں